منگل 13 نومبر 2007ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 13 نومبر 2007ء 13 ذیعقدہ 1428 ہجری 13 نبوت 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 257

ڈھیر لگ جاتا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب پھل پک جاتے اور زکوٰۃ کا وقت آتا تو صحابہؓ جوق در جوق اپنے اموال کی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتے۔ کوئی ادھر سے کھجوریں لے کر آ رہا ہے کوئی ادھر سے آ رہا ہے یہاں تک کہ ایک ڈھیر لگ جاتا۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقة القمر حديث نمبر:1390)

دینی تعلیمات کی روشنی میں مومنین کی صفات، مالی قربانی کی اہمیت اور تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تحریک جدید کی برکت سے دنیا کے 189 ممالک میں پھیل چکی ہے

خدا تعالیٰ کی راہ میں پہلے سے بڑھ کر قربانیاں کرنے والے اور اس کی صفات کا فہم و ادراک حاصل کرنے والے بنیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 نومبر 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 نومبر 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور انور نے قرآنی تعلیم کی روشنی میں مومنین کی صفات، خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کی اہمیت اور تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ توبہ آیت 71 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اس آیت میں مومن مرد اور مومن عورتوں کی صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خوبصورت نشانیاں یا صفات جس گروہ یا جماعت میں پیدا ہو جائیں وہ حقیقی ایمان لانے والوں کی جماعت ہے۔ فرماتا ہے کہ مومنین ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں، وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں، بری باتوں سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والے ہیں، اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور ایسے مومنین پر جو ان خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں اللہ ان پر رحم کرتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھو کہ یہ خصوصیات مومنین کی اس خدا نے بیان کی ہیں جو بہت حکمت والا اور کامل غلبہ والا ہے۔ پس اس حکیم اور عزیز خدا سے تعلق جوڑ کر اور اس کے حکموں پر عمل کر کے ہمارے اندر جو حکمت اور دانائی پیدا ہو گی اس سے جماعت کی مضبوطی، انصاف اور عدل قائم ہو گا، ہمارے اندر سے جہالت کا خاتمہ ہو گا، ہم آپس میں محبت اور بھائی چارے کو بڑھانے والے بنیں گے۔

حضور انور نے مالی قربانی کا مضمون بیان کرتے ہوئے تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کی اس خصوصیت کا ذکر فرمایا کہ وہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ زکوٰۃ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کا حصہ نکالنا تا کہ وہ مال پاک ہو، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اظہار ہو اور پھر اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت ڈالے اور اسے بڑھاتا رہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ آنحضرتؐ نے بھی فرمایا کہ جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی تو اللہ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول کرے گا اور اسے اس کے مالک کیلئے بڑھاتا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کئی ممالک میں ہزاروں احمدی ہیں جو اس اصل کو سمجھتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے کاروبار کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے بھرپور طور پر لوٹائے جانے کے نظارے دیکھتے ہیں کیونکہ ان کو اس بات پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص ہو کر کی گئی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں۔ پس جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضا حاصل کرنے کیلئے مال خرچ کرتے ہیں، ان کا ہر خوف اور ہر غم اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اللہ تعالیٰ کی تائید سے جو تحریک دنیا میں دین حق کو پہنچانے کیلئے جاری فرمائی تھی، آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس تحریک یعنی تحریک جدید کی برکت سے، مالی قربانی کی برکت سے اور خلافت کی برکت سے دنیا کے 189 ممالک میں پھیل چکی ہے اور ہر ملک کا نیا شامل ہونے والا احمدی اس کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد نیک اعمال بجالانے اور اطاعت میں بڑھنے والا اور مالی قربانیوں کی روح کی طرف توجہ دینے والا بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ حضور انور نے تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے گزشتہ سال میں جماعت کی طرف سے کی جانے والی مالی قربانیوں کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ پیش کیا اور چندہ تحریک جدید کی وصولی کے حوالے سے حوصلہ افزائی کے طور پر پاکستان سمیت بعض دیگر ممالک اور ان کی جماعتوں کا نمبروار ذکر کیا اور فرمایا کہ پہلے نمبر پر پاکستان نمبر 2 پر امریکہ اور نمبر 3 پر برطانیہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ سال کی نسبت اس سال چندہ دینے والوں کی تعداد میں 16 ہزار کا اضافہ ہوا ہے اور اس طرح کل چندہ دینے والوں کی تعداد 4 لاکھ 68 ہزار ہو گئی ہے۔ اسی طرح دفتر اول کے تمام مرحومین کے کھاتے جاری ہو چکے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سب چندہ دہندگان کو بہترین جزا دے اور تمام قدرتوں کے مالک خدا کی رضا حاصل کرنے کیلئے پہلے سے بڑھ کر قربانیاں کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا فہم و ادراک حاصل کرنے والے بنیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ تحریک جدید اور وقف جدید میں نومبائعین کو خاص طور پر شامل کریں چاہے معمولی سی رقم دے کر وہ شامل ہوں اور ان کو ان خصوصیات میں سے کسی سے بھی محروم نہ رہنے دیں جو مومنین کی جماعت کا خاصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت اور عہدیداران کو اس روح کو سمجھنے کی توفیق دے اور قربانیوں میں بڑھنے کی توفیق دے۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر سیرالیون کے رہنے والے مربی سلسلہ مکرم یوسف خالد ڈوروی صاحب کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی

(سہ ماہی سوم 2007ء)

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی سوم 2007ء بعنوان ”......امن، سلامتی اور محبت کا مذہب“، کا نتیجہ یہ رہا۔

فراست احمد راشد صاحب۔ اول کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

صبغۃ اللہ صاحب۔ دوم شاہ تاج شوگر مل۔ منڈی بہاؤالدین

کاشف بشیر صاحب۔ سوم دارالحمد فیصل آباد

زبیر ارشد صاحب۔ چہارم رحمٰن پورہ لاہور

منصور احمد خان صاحب۔ پنجم سوسائٹی کراچی

محمد اسلم شیخ صاحب۔ ششم رحمٰن پورہ لاہور

شرجیل بابر صاحب۔ ہفتم فیکٹری ایریا ربوہ

ولید محمود چوہدری صاحب۔ ہشتم دارالنصر غربی حبیب ربوہ

یاسر احمد مومن صاحب۔ نہم کریم نگر فیصل آباد

سعد احمد صاحب۔ دہم دارالفضل۔ فیصل آباد

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن اور مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائناکالوجسٹ مورخہ 18 نومبر 2007ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب وخواتین استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ گائناکالوجسٹ کی پرچی خواتین کی سہولت کیلئے استقبالیہ بانی ونگ سے بھی بن سکے گی۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خون کا عطیہ دے کر اپنے جسم کو صحت مند بنائیں

مشعل راہ

رسول اللہ ﷺ کی بچوں سے شفقت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

بچوں سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت پیار فرمایا کرتے تھے۔ہنسی مذاق کرتے تھے انہیں چھیڑتے تھے،ان سے دل لگی کرتے،ان کو بہلاتے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اہل خانہ کی طرف جانے لگے تو میں بھی حضورؐ کے ساتھ چل پڑا۔ وہاں پہنچے تو آگے بچے حضورؐ کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔حضورؐ ان کے پاس رکے۔ایک ایک بچے کے کلوں کو اپنے ہاتھ سے سہلایا وہ کہتے ہیں کہ میں تو حضورؐ کے ساتھ آیا تھا لیکن حضورؐ نے میرے کلوں کو بھی سہلایا۔جب حضورؐ اپنا ہاتھ میرے کلوں پر پھیر رہے تھے تو مجھے حضورؐ کے ہاتھوں میں ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس ہوئی گویا حضورؐ نے انہیں کسی عطار کے تھیلے سے نکالا ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل۔ باب طیب رائحۃ النبیؐ)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے تھے تو آپؐ ان کے لئے دعا کرتے اور مبارکباد دیتے اور ان کو گڑھتی دیتے تھے۔

(مسلم کتاب الادب ۔ باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله الى صالح) تو اب یہ جو رواج ہے گڑھتی دینے کا،یہ نیا رواج نہیں۔یہ سنت ہے۔آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے ہاتھ سے ان کے منہ میں گڑھتی دیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن سلام کے بیٹے یوسف بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا، مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔

(مسند احمد بن حنبل۔جلد 6 صفحہ 6 مطبوعہ بیروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس کے ساتھ اس کا چھوٹا سا بچہ تھا وہ پیار سے اسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا۔اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر رحم کرتے ہو؟اس نے کہا: جی حضور۔

آپ نے فرمایا جتنا تم اس پر رحم کرتے ہو اللہ تعالیٰ تم پر اس سے بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ وھو ارحم الرحمین اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

(الادب المفرد للبخاریؒ۔باب رحمۃ العیال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے نواسے) حسن بن علی کو چوما تو پاس بیٹھے اقرع بن حابس تمیمی نے کہا کہ میرے تو دس بچے ہیں لیکن میں نے کسی کو کبھی نہیں چوما۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

(بخاری۔کتاب الادب۔باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقۃ)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے گفتگو کرنے کے لحاظ سے حضرت فاطمہ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہت رکھنے والا کسی اور کو نہیں دیکھا۔وہ جب آپ کے پاس آتیں تو آپ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔انہیں خوش آمدید کہتے اور ان کو بوسہ دیتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھاتے۔اور جب آنحضرتؐ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں جاتے تو وہ آپ کے احترام میں کھڑی ہو جاتیں، آپ کا دست مبارک پکڑ کر اس کو بوسہ دیتیں اور آپ کو خوش آمدید کہتیں اور آپ کو اپنی بیٹھنے والی جگہ پر بٹھاتیں۔وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوئی،آئیں۔چنانچہ آپ نے انہیں خوش آمدید کہا اور انہیں بوسہ دیا۔

(الادب المفرد للبخاریؒ ۔ باب الرجل يقبل ابنة)

(الفضل 3 مارچ 2004ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

۞ مکرم امتیاز علی قریشی صاحب حلقہ بیت المبارک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم عبدالحلیم صاحب کی شادی ہمراہ مکرمہ حافظہ سدرۃ النور صاحبہ بنت مکرم رانا فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ مورخہ 20/اکتوبر 2007ء کو انجام پائی۔اگلے روز 21/اکتوبر کو دعوت ولیمہ ہوئی کھانے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بطور نمائندہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس دعا کروائی۔دلہا مکرم افتخار علی قریشی صاحب نائب صدر تحریک جدید انجمن احمدیہ کے پوتے اور حضرت منشی فیاض علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔اسی طرح دلہا اور دلہن دونوں مکرم مرزا امتیاز احمد صاحب صدر جماعت شاہ پور صدر کے نواسا نواسی ہیں۔دلہن مکرم رانا محمد نواز خان صاحب کی پوتی ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ رشتہ جانبین کیلئے خوشیوں کا موجب ہو اور اس سے ایک نیک اور صالح نسل کی بنیاد رکھی جائے۔آمین

درخواست دعا

۞ مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ کے خسر مکرم چوہدری غلام احمد صاحب باجوہ ولد مکرم چوہدری باغ دین صاحب باجوہ مرحوم فیکٹری ایریا ربوہ حال مقیم جرمنی گزشتہ دس دن سے شدید علیل ہیں اور جرمنی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔احباب سے ان کی کامل شفاء یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم مظفر احمد صاحب درانی مربی سلسلہ وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف درانی صاحب سابق معلم وقف جدید، شوگر اور ہائی بلڈ پریشر کی زیادتی کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں I.C.U داخل ہیں۔نیم بیہوشی کی کیفیت ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے کو شفاء کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

۞ مکرمہ فریدہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم سید منور احمد شاہ صاحب مرحوم محلّہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

مکرمہ سیدہ ساجدہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم حبیب اللہ خان صاحب مرحوم کو دائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے ان دنوں فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

۞ مکرم چوہدری وقاص سلطان صاحب قائد مجلس گلبرگ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم سلطان احمد چوہدری صاحب عرصہ دو ماہ سے گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور آجکل ہفتہ میں دو مرتبہ ڈائیلاسز ہو رہے ہیں احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو معجزانہ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت وسلامتی والی لمبی زندگی سے نوازے۔آمین

ایک ضروری تصحیح

۞ روزنامہ الفضل 9/اگست 1999ء صفحہ 4 پر حضرت مولوی فضل دین صاحب آف کھاریاں کے حالات میں یہ عبارت درج ہے۔

ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں آپ قادیان تشریف لے گئے۔تو رات کو دیر سے لنگر خانہ پہنچے۔تو کھانا تقسیم ہو چکا تھا تو آپ کو کھانا کھائے بغیر سو گئے آدھی رات کو ڈھنڈورا پیٹا گیا کونسا مہمان بھوکا ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو الہام ہوا ہے۔

اطعموا الجائع کہ بھوکے مہمان کو کھانا کھلاؤ۔ چنانچہ آپ کو جگا کر کھانا کھلایا گیا۔

صبح لوگوں نے خواہش ظاہر کی کہ ہم اس مہمان کو دیکھنا چاہتے ہیں جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے کو اطلاع دی۔ چنانچہ ریتی چھلہ کے میدان میں آپ کو کھڑا کر کے لوگوں کو دکھایا گیا۔ جو ایک درویش منش خاموش طبع انسان تھا۔

اس واقعہ میں نشان زدہ حصہ تاریخی طور پر ثابت نہیں۔حضرت مسیح موعود کے مندرجہ بالا الہام اور اس کے بعد کے صحیح واقعات حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے تحریر فرمائے ہیں جو رفقائے احمد اور ایاز محمود کے علاوہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ الگ طور پر بھی اس کی تردید کی جائے۔اس لئے گو کہ کافی وقت گزر گیا ہے لیکن نئی نسلوں کو تاریخی غلطی سے بچانے کیلئے تردید شائع کی جارہی ہے۔

(ادارہ)

☆......☆......☆

سکہ (Coin) دھات کا ایک گول ٹکڑا ہے جس پر

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

خطبہ جمعہ

روزہ ایسی عبادت ہے جس میں انسان بہت سی جائز باتوں کو وقتی طور پر خدا کی خاطر ترک کرتا ہے۔ رمضان کے روزے رکھو تا کہ اپنے روحانی معیار کو بڑھا سکو

اس مہینہ میں ایسی نمازیں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس سے حقیقت میں تزکیہ نفس ہو

جہاں ہم رمضان کے روزے رکھ رہے ہوں، جہاں ہم عبادتوں کو، فرض نمازوں اور نوافل کو پہلے سے بڑھ کر توجہ اور خوبصورت انداز سے ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہوں وہاں قرآن کریم کی تلاوت، ترجمہ اور اس کے مطالب پر غور کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21 ستمبر 2007ء بمطابق 21 تبوک 1386 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ آیات 185-186 تلاوت کیں اور ان کا یہ ترجمہ پیش فرمایا ان آیات کا ترجمہ ہے کہ گنتی کے چند دن ہیں پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایّام میں پورے کرے۔ جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے، اگر تم علم رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایّام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا، اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

گزشتہ خطبہ میں رمضان میں روزوں کی فرضیت کا ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے روزے فرض قرار دیئے ہیں جو ایک مجاہدہ ہے اور مجاہدہ ہی ہے جس سے تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات میں جو مَیں نے تلاوت کی ہیں اس کی تفصیلات بھی بیان کی ہیں۔ یہ گنتی کے چند دن جو تمہاری تربیت کے لئے، تمہیں مجاہد بنانے کے لئے رکھے گئے ہیں تمہارے لئے اس لئے فرض کئے گئے ہیں کہ انسان کی زندگی کا جو مقصد ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا عابد بننا، اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر ظلم نہیں کرتا گو کہ روزہ ہر (۔) پر فرض ہے اور یہ ایک مجاہدہ بھی ہے بعض دفعہ تکلیف بھی اٹھانی پڑتی ہے لیکن ظلم نہیں ہے کہ روزہ تقویٰ کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ لیکن جو طاقت رکھتے ہیں ان کے لئے اور اگر عارضی طور پر بعض مجبوریوں کی وجہ سے تم روزہ نہیں رکھ سکتے مثلاً کوئی ہنگامی سفر آ گیا ہے، کوئی ایسی بیماری ہے جس کی وجہ سے روزے رکھنا مشکل ہے تو فرمایا (۔)۔ پھر دوسرے دنوں میں یہ تعداد پوری کرو۔ پس کسی کو یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ مَیں بیمار ہو گیا ہوں یا سفر آ گیا ہے تو اس رعایت کی وجہ سے کہ ان دنوں میں روزے نہ رکھو ایسی حالت میں روزے معاف ہو گئے ہیں۔ نہیں، اگر ایمان میں ترقی چاہتے ہو، اگر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہو تو جب صحت ہو جائے یا جو روزے ہنگامی سفر کی وجہ سے ضائع ہوئے ہیں، چھوڑے گئے ہیں، انہیں رمضان کے بعد پورا کرنا ضروری ہے اور یہی ایک متقی کی نشانی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو سہولت دی ہے اس سہولت سے فائدہ کا جواز اس وقت تک ہے جب تک وہ حالت قائم ہے جس کی وجہ سے سہولت ملی ہے۔ لیکن یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ بیماری بھی ایسی ہو، حقیقی تکلیف دہ بیماری ہو جس کی وجہ سے روزہ رکھنا مشکل ہو، بہانے نہ ہوں۔ جس طرح جن لوگوں کا کام ہی سفر ہے مثلاً ڈرائیور ہے یا کاروبار کے لئے یا ملازمت کی وجہ سے دوسری جگہ جانا پڑتا ہے لمبا سفر کرنا پڑتا ہے، تو ان کے لئے سفر نہیں ہے۔ یہ مَیں اس لئے کھول کر بتا رہا ہوں کہ ایک طبقے میں خاص طور پر جن ملکوں میں موسم کی شدت ہوتی ہے بلاوجہ روزے نہ رکھنے کا جواز تلاش کیا جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچانے کا ان دنوں میں ہمیں موقع عطا فرمایا ہے اس لئے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے حقیقی بندوں کا، اُن بندوں کا جو اس کی رضا کے راستے تلاش کرتے ہیں، خود ہی خیال رہتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی مریض اور مسافر کو سہولت دے دی ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ جو روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں ان کے لئے فدیہ ہے، پھر وہ ایک مسکین کو روزہ رکھوائے۔ لیکن جو بعد میں روزے پورے کر سکتے ہیں وہ بھی اگر فدیہ دیں تو ٹھیک ہے، ایک نفل ہے، تمہارے لئے بہتر ہے۔ لیکن جب وہ حالت دوبارہ قائم ہو جائے، صحت بحال ہو جائے یا جو وجہ تھی وہ دور ہو جائے تو پھر رمضان کے بعد روزے رکھنا ضروری ہے باوجود اس کے کہ تم نے فدیہ دیا ہے، یہی چیز ثواب کا باعث بنے گی۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ''وہ لوگ ہیں جن کو کبھی امید نہیں کہ پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے''۔ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں، ایک وہ بیمار جن کی عارضی بیماری ہے دور ہو گئی۔ ایک وہ بیمار جن کی بیماری مستقل ہے اور بعد میں ان کو روزہ رکھنے کا موقع نہیں مل سکتا۔ تو فرمایا کہ ''جن کو کبھی امید نہیں کہ روزہ رکھنے کا موقع مل سکے، مثلاً ایک نہایت بوڑھا ضعیف انسان یا

ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال بھر اسی طرح گزر جائے گا ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہوسکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے اور فدیہ دیں باقی اَور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزہ کے رکھنے سے معذور سمجھا جاسکے"۔

(بدر جلد 6 نمبر 43 مورخہ 24/ اکتوبر 1907ء صفحہ 3)

پس یہ جو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ 'صرف فدیہ دے کر'، اس کا مطلب یہ ہے کہ عام حالات میں، چھوٹی یا عارضی بیماری میں بھی فدیہ دیا جاسکتا ہے اور یہ ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نفل کے طور پر تمہارے لئے بہتر ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے روزہ فرض کیا ہے لیکن (۔) کیونکہ دین فطرت ہے اس لئے یہ سختی نہیں کہ کیونکہ تم نے روزہ نہیں رکھا اس لئے تمہارے اندر تقویٰ پیدا نہیں ہوسکتا، تم اللہ تعالیٰ کی رضا کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ فطری مجبوریوں سے فائدہ تو اٹھاؤ لیکن تقویٰ بھی مدنظر ہو کہ ایسی حالت ہے جس میں روزہ ایک مشکل امر ہے تو اس لئے روزہ چھوڑا جارہا ہے، نہ کہ بہانے بنا کر۔ پھر اس کا مداوا اس طرح کرو کہ ایک مسکین کو روزہ رکھواؤ۔ یہ نہیں کہ بہانے بناتے ہوئے کہہ دو کہ مَیں روزہ رکھنے کی ہمت نہیں رکھتا، پیسے میرے پاس کافی موجود ہیں، کشائش ہے، غریب کو روزہ رکھوا دیتا ہوں۔ ثواب بھی مل گیا اور روزے سے جان بھی چھوٹ گئی۔ نہ یہ تقویٰ ہے اور نہ اس سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوسکتی ہے۔ اگر نیک نیتی سے ادا نہ کی گئی نمازوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نمازیوں کے منہ پر ماری جاتی ہیں تو جو فدیہ نیک نیتی سے نہ دیا گیا یا بدنیتی سے دیا گیا ہوگا، یہ بھی منہ پر مارا جانے والا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "فدیہ تو...... اس جیسوں کے واسطے ہوسکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہوجاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے" یعنی ایسے خود ہی ایسے راستے کھول دیں گے جہاں جائز ناجائز کی وضاحتیں شروع ہوجائیں گی، تشریحیں شروع ہوجائیں گی، فرمایا کہ "جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جاوے گی"۔

(بدر جلد 6 نمبر 43 مورخہ 24/ اکتوبر 1907ء صفحہ 3)

پس جب انسان بہانوں سے نرمی اور سہولت کے راستے تلاش کرتا ہے تو دین سے ہٹتا چلا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ (۔) پس جو شخص دلی خوشی سے اور فرمانبرداری کرتے ہوئے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم علم رکھتے ہو تو تم سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا روزے رکھنا، تمہارے لئے بہتر ہے۔

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ علاوہ روحانی ترقی کے روزہ تمہاری جسمانی صحت کے لئے بھی ضروری ہے اور آجکل کی سائنس اور ڈاکٹرز بھی یہی کہتے ہیں۔

پس ہر (۔) کا فرض ہے کہ ہمیشہ پہلے اس حکم کو ذہن میں رکھے کہ تقویٰ کے لئے روزہ کی فرضیت کی گئی ہے اور تقویٰ کے لئے مجاہدہ ضروری ہے۔ خدا کی رضا کے حصول کے لئے اس کی راہ میں قربانی ضروری ہے۔ ہاں یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہماری حالتوں اور ہماری مجبوریوں کو دیکھتے ہوئے جو سہولتیں ہمیں مہیا فرمائی ہیں ان سے اس حد تک فائدہ اٹھائیں جو جائز ہے اور اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنے والے نہ بنیں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور مَیں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلّفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔ تکلّفات کا باب بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس (تکلّف) کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں"۔ فرمایا کہ "جب مَیں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ.......... کا مجھے (کشف میں) ملا اور انہوں نے کہا کہ تُو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے، اس سے باہر نکل"۔ فرماتے ہیں کہ "اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تُو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 564 جدید ایڈیشن)

تو یہ ہے اصل روح جس کے تحت روزہ رکھنا چاہئے۔ اور ہر مومن کو، ہر احمدی کو یہ روح اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ جذبہ اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بہانہ جُوئیوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ اللہ کرے کہ ہم سب اس تعلیم اور اس روح کو سمجھنے والے ہوں۔ اس عظیم ہدایت سے فیض پانے والے ہوں جو قرآن کریم کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اتاری ہے، جس میں ایسی باتیں ہیں جو بغیر کسی مقصد کے بیان نہیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم بڑا بامقصد ہے، ہمارے فائدہ کے لئے ہے بلکہ اس نے ان تمام باتوں کا احاطہ کیا ہوا ہے جو روحانی اور اخلاقی قدریں بڑھانے والی ہیں۔ قرآن کریم میں ایسی باتیں بھی بیان ہوئی ہیں جن کا دنیاوی علوم سے بھی واسطہ ہے۔ ان کے لئے بھی یہ تعلیم ہر قسم کے دلائل اور براہین اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

قرآن کریم جہاں سابقہ دینوں پر اپنی برتری ثابت کرتا ہے وہاں اس کے علوم و معرفت کے خزانے موجودہ اور آئندہ علوم کا بھی احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ کونسا علم ایسا ہے جو اس میں بیان نہ ہوا ہو۔ وہ علوم جن کے متعلق چودہ سو سال پہلے ایک عام.......... کو، قرآن کریم پڑھنے والے کو کوئی فہم و ادراک نہیں تھا، وہ اس میں بیان ہوئے ہوئے ہیں جو آج سچ ثابت ہو رہے ہیں۔ تو یہ مختلف خزانے جو قرآن کریم میں بھرے ہوئے ہیں، یہ احکامات جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہوئے ہیں، یہ ایک علیحدہ مضمون ہے اس وقت یہاں ان کا ذکر نہیں ہوگا۔ اس وقت رمضان کے حوالے سے مَیں بات کر رہا ہوں۔

جس آیت کا مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے اس سے اگلی آیت بھی جو مَیں نے تلاوت کی ہے، اس میں بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں اور جس کے بارے میں قرآن اتارا گیا ہے۔ پس یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کے نزول کا آغاز ہوا۔ محدثین تاریخوں کے اختلاف کے ساتھ عموماً قرآن کریم کے نزول کو رمضان کے مہینے میں بتاتے ہیں کہ اس کا آغاز رمضان میں ہوا جس میں آنحضرت ﷺ پر پہلی وحی اتری اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ (۔)(سورۃ العلق: 2) یعنی اپنے ربّ کا نام لے کر پڑھ جس نے پیدا کیا ہے۔ پس اس پہلی وحی سے جو اتری اس سے اس طرف توجہ دلا دی کہ تمام کائنات اور ہر چیز کو پیدا کرنے والا خدا تعالیٰ ہے۔ اس لئے وہی حقدار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اس سورۃ کو یعنی سورۃ علق کو اس بات پر ختم کیا گیا ہے کہ اللہ کا قرب پانے کے لئے اس کے حضور سجدہ اور عبادت ہی ایک ذریعہ ہے۔

پس قرآن کریم کا اس مہینے میں نزول سب سے پہلی توجہ اس طرف دلاتا ہے کہ اس شکرانے کے طور پر کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا جس کی تعلیم پر عمل کر کے ایک مومن اس کا قرب

پانے والا بن سکتا ہے، ہمیں حکم دیا کہ تم عبادتوں کی طرف توجہ دو اور عبادات میں نکھار پیدا کرنے کے لئے، تزکیہ نفس کے لئے، ایک عبادت جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائی وہ رمضان کے روزے ہیں۔ یہ ایک ایسا مجاہدہ ہے، یہ ایک ایسی عبادت ہے جس کی جزا بھی خدا تعالیٰ نے خود اپنے آپ کو بتایا ہے۔ پس تبھی بار باران چند آیات میں روزوں کی تفصیلات اور احکامات دیئے ہیں کہ ایک مومن ان کی اہمیت کو سمجھنے میں کوتاہی نہ کرے۔ پہلی آیت میں بھی فرمایا کہ روزوں کی طاقت اگر کسی وجہ سے نہ ہو تو دوسرے دنوں میں پورے کر لو، لیکن روزے فرض ہیں۔ اس سے پہلے فرمایا تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں اس میں پھر قرآن کے نزول کا ذکر کر کے فرمایا اور یہ کہ قرآن تمہارے لئے ہدایت کا باعث ہے۔ اس کا ذکر کر کے پھر اس طرف توجہ دلائی کہ روزے فرض ہیں۔ کسی وجہ سے نہ رکھ سکو تو بعد میں پورے کر لو۔ پس روزوں کی اتنی اہمیت ہے کہ اس کا بار بار ذکر فرمایا جا رہا ہے۔ یہ عبادت ایسی ہے جو اصلاح عمل کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ اس سے اعمال کی اصلاح بھی ہوتی ہے، بہت سی برائیوں سے انسان خدا کی خاطر بچتا ہے، بہت سی جائز باتوں کو وقتی طور پر خدا کی خاطر ترک کرتا ہے۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے خود اس کی جزا اپنے آپ کو قرار دیا ہے اور یہ سب باتیں یعنی عبادت کی تفصیلات بھی اور نیک اعمال کی تفصیلات بھی اور برے اعمال کی تفصیل بھی، یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرما دی ہیں اور یہ فرما کر کہ (۔) فرمایا کہ یہ قرآن جو ہم نے رمضان میں اتارا ہے یا رمضان کی بابت اتارا ہے یہ ایک عظیم کتاب ہے، (۔) ہے، تمام انسانوں کے لئے ہدایت اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ ہر زمانے کے انسان کے لئے ہدایت ہے۔ اب کسی نئی شریعت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں شریعت مکمل ہو گئی بشرطیکہ کوئی اس ہدایت کو لینے والا بنے، اس سے فائدہ اٹھانے والا بنے۔ ورنہ جو ظلم پر تلے ہوئے ہیں، جو اپنی جان پر ظلم کرنا چاہتے ہیں، دین کو تو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے، اپنی جان پر ہی ظلم کر رہے ہیں۔ وہ قرآن کو سن کر بھی خسارے میں رہتے ہیں۔ لیکن جو بھی نیک نیتی سے یہ ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ہدایت ہے اور ہدایت بھی ایسی کہ فرمایا (۔) یعنی یہ ایسی ہدایت ہے کہ جس میں حق و باطل میں فرق کرنے کے لئے دلائل بھی ہیں اور کھلے نشانات بھی ہیں۔ پس بدقسمت ہے وہ جو دلائل اور نشانات کو دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے لیکن خوش قسمت ہیں ہم جو اس کتاب کو ماننے والے ہیں جو تمام دنیا کے انسانوں کے لئے ہدایت ہے اور ہدایت کا صرف دعویٰ نہیں بلکہ قرآن کریم نے ہمیں ہر ہدایت پر عمل کرنے کی جو نصیحت کی ہے، جب حکم دیا ہے تو اس کی دلیل بھی دی ہے کہ جب عمل کرو گے تو اس کے فوائد کیا ہوں گے۔ اگر عمل نہیں کرتے تو اس کے نقصانات کیا ہیں۔ اگر تم برائیاں کر رہے ہو تو ان کے کیا نقصانات ہیں۔ پھر یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے جو ہم اس قرآن کو مانتے ہیں کہ قرآن اپنے حق پر ہونے کی دلیل بھی پیش کرتا ہے۔ اپنے آخری اور کامل دین ہونے کی دلیل بھی پیش کرتا ہے۔ شرعی کتاب ہونے کی دلیل بھی پیش کرتا ہے اور باطل کو صرف باطل کہہ کر ردّ نہیں کرتا بلکہ تمام ادیان باطلہ کے باطل ہونے کے دلائل بھی دیتا ہے۔ پس فرمایا کہ جب ایسی کتاب تمہیں مل جائے تو اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے تمہیں اپنی کوشش زیادہ کرنی چاہئے، عبد بننے کے معیار بڑھانے کے لئے تمہیں ان ہدایات پر عمل کرنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی ہیں اور اُن میں سے ایک یہ ہے کہ رمضان کے روزے رکھو تا کہ اپنے روحانی معیار کو بڑھا سکو۔ اور جب ان روزوں کی وجہ سے روحانی معیار بڑھیں، اللہ کا قرب حاصل ہو تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو، اس نے ہم پر جو احسان کیا ہے کہ ہمیں اس گروہ میں شامل کیا جو اس کی رضا کے حصول کی کوشش کرنے والے ہیں۔ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمایا جنہوں نے اس قرآن کو تخفیف کی نظر سے نہیں دیکھا، اس کے حکموں پر سے اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گزر گئے بلکہ اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے بنے۔ اس بات پر شکر کرتے ہوئے جب ہم قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں گے، اس ہدایت سے فیض یاب ہونے والے ہوں گے جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اتاری ہیں، رمضان کے روزوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق پورا کرنے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ہمیں اور زیادہ نیکیوں کی توفیق دے گا۔ ہمیں روزوں کی وہ جزا دے گا جس کی کوئی حد نہیں ہے۔

پس رمضان کے مہینے کو اس لحاظ سے بھی پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف قرآن کریم ایک کامل اور مکمل ہدایت کے ساتھ ہم پر اتارا جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے بنے۔ بلکہ ہر سال اس بات کی یاد کروا کر کہ یہ ہدایت تمہارے لئے اس ماہ میں اتاری ہے یا جس کا نزول اس ماہ میں شروع ہوا تھا، ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ جہاں شکر گزاری کے طور پر اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار اس مہینے میں قائم کرو، روزے رکھو جو ایک مجاہدہ بھی ہے، وہاں اخلاقی قدروں کو بھی بلند کرنے والے بنو۔ ان تمام احکامات پر بھی عمل کرنے والے بنو تا کہ نفس کے شر سے دور ہوتے چلے جاؤ اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے رہو۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ (۔) سے ”ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے، کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے“ ”دُوری حاصل ہو جائے“ اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ۔ صفحہ 264)

پس یہ جو ماحول اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان دنوں میں مہیا فرمایا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اس مہینے میں ایسی نمازیں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس سے حقیقت میں تزکیہ نفس ہو۔ ہر نماز کے ساتھ اگر نفس کا محاسبہ ہو تو پھر ہی تزکیہ نفس کی طرف قدم بڑھیں گے۔ ہر نماز خالصتہً اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہو کر غیر اللہ سے آزاد ہو کر ادا کرنے کی کوشش ہو گی تو تبھی تزکیہ نفس میں مدد ہو گی، ہر نماز اس سوچ سے ادا ہو رہی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے تو تزکیہ نفس میں قدم تیزی سے آگے بڑھیں گے۔ تزکیہ نفس یہ انہی لوگوں کا کرے گا جو غیب میں بھی اپنے خدا سے ڈرتے ہوں اور اس سوچ اور دعا کے ساتھ اس کے حضور حاضر ہوں کہ اے اللہ! اس رمضان میں جو تُو نے مجھے داخل ہونے کا موقع دیا ہے تو تُو اس کی برکات سے مستفید فرما اور مجھے میری نمازیں اپنی رضا حاصل کرنے کے لئے اور میرے نفس کی غلاظتوں کو مجھ سے دور کرنے والی بنا کر ادا کرنے کی توفیق دے۔

رمضان کا جو ماحول ہے اور اس میں جو نمازوں کی خوبصورت ادائیگی ہو گی یہی ہے جو تزکیہ نفس کرنے والی ہو گی۔ یہ نفس امّارہ جو شیطان کے قبضہ میں ہے ہر انسان کو برائیوں کی ترغیب دیتا ہے، اس سے انسان روزوں میں زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد دُور ہو سکتا ہے کیونکہ شیطان ان دنوں میں جکڑا جاتا ہے۔ پس نمازیں جو خالصتاً شیطان سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ادا کی جاتی ہیں، یہ جلد انسان کو نفس لوامہ کی منزلوں سے گزارتی ہوئی نفس مطمئنہ کی منزلوں تک پہنچانے کا ذریعہ بنتی چلی جائیں گی۔ اگر ہم اس سوچ سے نمازیں ادا کر رہے ہوں گے اور جب روزوں کا مجاہدہ اس کے ساتھ شامل ہو گا جب نوافل اس میں مضبوطی پیدا کر رہے ہوں گے تو پھر ہر ایک پر اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو اس کی استعدادوں کے مطابق ظاہر کرتا ہے۔

اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰن میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ گو کہ نزول قرآن کی ابتدا (اس کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے) اس میں ہوئی اور اس کے بعد سال کے دوسرے مہینوں میں بھی قرآن کریم کا نزول ہوتا رہا لیکن ہر سال رمضان میں جتنا بھی نازل شدہ قرآن تھا اس کا دَور جبریل آنحضرت ﷺ کے ساتھ آ کر کرتے تھے۔ قرآن کریم کے نازل ہونے کی رمضان کے مہینے میں یہ خاص برکت ہے یا رمضان کے مہینے کو یہ ایک خاص برکت ہے کہ سال کے دوران یا اس عرصہ میں جتنا بھی

قرآن کریم نازل ہوتا تھا، اس کا دور مکمل کیا جاتا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ آپؐ کی زندگی کا جو آخری رمضان تھا اس میں جبریل نے یہ دَور آپ کے ساتھ دو دفعہ کیا۔ پس اس لحاظ سے بھی ہمیں توجہ کرنی چاہئے کہ اس مہینے میں جہاں ہم رمضان کے روزے رکھ رہے ہوں، جہاں ہم اپنی عبادتوں کو فرض نمازوں اور نوافل کو پہلے سے بڑھ کر توجہ اور خوبصورت انداز سے ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہوں وہاں قرآن کریم کی تلاوت، ترجمہ اور اس کے مطالب پر غور کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔ یہاں بھی اور دوسری جگہوں پر بھی جماعتی نظام کے تحت درس کا انتظام بھی ہے، درس سننے کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے پھر جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں، قرآن کریم کے احکام کو پڑھ کر اپنے اوپر لاگو کرنے کی بھی ہمیں زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ تبھی ہم حقیقت میں رمضان سے فیض پانے والے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے اس کے شکرگزار بندے کہلانے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی تمام برکات سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

ماخوذ

کرنسی سکے کی تاریخ اور بعض دلچسپ معلومات

حکومت کی مہر لگی ہوتی ہے اور متعلقہ حکومت کی مقرر کردہ قیمت پر بازار میں چلتا ہے۔ یہ عام طور پر سونے، چاندی، نکل، تانبے، پیتل اور ملی جلی دھاتوں سے بنایا جاتا ہے۔ سکے کی اختراع اور ایجاد کا شرف اہل لیڈیا (Lydians) کو حاصل ہے۔ یہ قوم ایشیائے کوچک میں آباد تھی۔ سکہ کی موجودہ شکل ایجاد ہونے سے پہلے تجارتی لین دین کے لئے کوئی مشترکہ قدر نہیں تھی اور خرید و فروخت کرتے وقت چیز کا چیز سے تبادلہ کر لیا جاتا تھا جسے بارٹر سسٹم کہتے تھے۔

سکے کی تاریخ

اہل لیڈیا نے جو سکے بنائے وہ الیکٹرم جو سونے اور چاندی کا ایک قدرتی ملاپ ہے سے بنائے گئے ان سکوں کا رواج تقریباً 640 قبل مسیح سے 500 قبل مسیح کے دوران ہوا۔ لیڈیا کے بادشاہ کروسس نے 560 قبل مسیح سے 546 قبل مسیح تک حکومت کی اس نے سونے کے سکوں کو متعارف کرایا۔ اہل لیڈیا سے سکوں کی یہ اختراع یونان اور یورپ پہنچی اور پھر پوری دنیا میں پھیل گئی۔ اس وقت سے سکہ سازی کا دستور ہر ملک میں چلا آ رہا ہے لیکن بعض ممالک مثلاً مصر میں عرصے تک دھات کے سکے رائج نہیں ہوئے تھے۔ روس میں 13ویں سے 17ویں صدی عیسوی تک چمڑے کے سکے بطور کرنسی استعمال ہوتے رہے۔

ہندوستان میں استعمال

ہندوستان میں سکوں کا استعمال قبل مسیح سے شروع ہوا۔ اسے روپیہ کہا گیا۔ روپیہ کا لفظ اردو، سنسکرت اور دیگر انڈو آرین زبانوں میں استعمال ہونا شروع ہوا۔ اس کے معنی چاندی کے ہیں۔ سنسکرت میں اسے ''روپیام کام'' کہا جاتا تھا جبکہ کچھ زبانوں میں ''رپ'' اور روپا کا نام بھی دیا گیا۔ روپیہ کا لفظ باقاعدہ طور پر شیر شاہ سوری کے دور حکومت (1540-45ء) میں استعمال ہونا شروع ہوا۔ روپیہ دراصل 178 گرام کا چاندی کا ایک سکہ تھا۔ شروع میں اس روپے میں 16 آنے 64 پیسے یا 192 پائیاں ہوتی تھیں۔

مالیاتی نظام کے تحت سونا، چاندی اور تانبہ تمام ترقی یافتہ ممالک میں بالاتفاق ''زر'' مخصوص کئے گئے ہیں۔ سونے کے سکہ کی تین قسمیں ہیں ایک تو اصل سونے کا سکہ جس کا آزادانہ لین دین ہوتا ہے دوسرے کاغذی نوٹ یا دیگر دھاتوں کے سکے جو حکومت کی نگرانی میں بنتے اور چلتے ہیں اور حکومت ان کی مالیت کی ضامن ہوتی ہے۔ تیسرے سونے کے پاؤنڈ جو حکومت کی نگرانی میں بنتے ہیں اور بین الاقوامی تبادلہ زر میں ان کی شرح مقرر ہوتی ہے مثلاً پاؤنڈ سٹرلنگ اور ڈالر وغیرہ کی شرح دنیا کے اکثر ممالک اور پاکستان میں دوسری اور تیسری قسم کے سکوں کا رواج ہے۔

تاریخی لحاظ سے اہمیت

تاریخی لحاظ سے روپیہ چاندی کا سکہ تھا۔ مسلمانوں نے جہاں اور کئی کارنامے سرانجام دیئے ان میں مالیاتی نظام کو منظّم کرنا بھی شامل تھا۔

انہوں نے پوری سلطنت میں سکوں کا نظام رائج کیا۔ شیر شاہ سوری کے چاندی کے روپیہ کے ساتھ ساتھ مغلوں نے سونے کے سکے جاری کئے جنہیں ''مہر'' کا نام دیا گیا۔ ایک مہر نصیرالدین ہمایوں نے پھر شہنشاہ اکبر نے جاری کی شہنشاہ جہانگیر نے سکوں کی تشکیل میں ذاتی دلچسپی لی۔ اورنگزیب عالمگیر کے دور سے سکوں پر بادشاہ کا نام کھدوانے کا رواج شروع ہوا۔

19ویں صدی عیسوی میں جب دنیا کے معاشی طور پر مضبوط ممالک نے سونے کو معیار بنایا تو ہندوستانی روپے کو سخت دھچکا لگا۔ اس طرح امریکہ اور یورپ کے ان ممالک میں جہاں چاندی کے سکے استعمال ہوتے تھے وہاں سونے کے مقابلے میں ان کی دولت کی قدر کم ہونے لگی۔ اس کمی کو ہندوستان میں ''روپے کا زوال'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے پھر برطانوی راج میں روپے کو سولہ آنوں اور ہر آنہ کو چار پیسوں میں تقسیم کیا گیا۔ تقسیم ہند کے بعد 1957ء میں بھارتی روپے کو 100 نئے پیسوں میں تقسیم کیا گیا۔

امریکہ میں پہلی سکے بنانے والی ٹکسال (Mint) 1793ء میں ریاست فلاڈلفیا میں قائم کی گئی۔ اس وقت بھی دنیا کی سب سے بڑی ٹکسال فلاڈلفیا میں ہی ہے۔ 1965ء میں قائم ہونے والی اس ٹکسال کا رقبہ 11.5 ایکڑ ہے۔ 2001ء میں اس سے 9.5 بلین سکے بنا کر جاری کئے گئے جو کہ 38 ملین روزانہ کے حساب سے چھاپے گئے۔ اس منٹ میں لگائی گئی مشین 42 ہزار سکے فی گھنٹہ تیار کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

پاکستان میں سکوں کی ابتداء

پاکستان کی ٹکسال لاہور میں ہے۔ پاکستان میں کرنسی کے سکے یکم اکتوبر 1948ء کو جاری کئے گئے۔ یہ 25 پیسے، 50 پیسے اور ایک روپے والے سکے تھے۔

اس سے ایک روز قبل 30 ستمبر کو ہندوستانی سکے جو پاکستان میں چل رہے تھے۔ بند کر دیئے گئے۔ 1948ء میں ہمارا روپیہ بھی سولہ آنے کا تھا اور چار پیسے کا ایک آنہ بنتا جبکہ ایک روپے میں 64 پیسے ہوتے۔ ایک آنے میں 12 پائیاں (Piaise) اس طرح ایک روپے میں 192 پائیاں تھیں۔ آج کی نسل کو ان سکوں کا علم نہیں اور شاید انہوں نے یہ دیکھے بھی نہیں ہوں گے۔ اس وقت چار آنے کے سکے کو چونی، آٹھ آنے کے سکے کو اٹھنی کہا جاتا تھا۔ ایک سوراخ والا سکہ بھی جاری کیا گیا جو دو پیسوں کے برابر ہوتا تھا۔ پھر ایک مربع شکل کا دو آنوں کا پیتل کا سکہ بھی جاری ہوا جسے دوآنی کہا جاتا تھا۔ 1961ء میں پاکستانی کرنسی اعشاری نظام سے منسلک کی گئی تو ایک روپیہ 100 پیسوں کا ہو گیا۔

سب سے پرانا سکہ

اس وقت سن عیسوی کے اعتبار سے سب سے پرانا سکہ 1234ء کا ہے جو ڈنمارک کی شاہی حکومت نے جاری کیا۔ اس کے علاوہ دھات کا سب سے بھاری سکہ سویڈن نے 1644ء میں جاری کیا۔ اس دور میں اس سکے کی مدد سے دو گائیں خریدی جا سکتی تھیں۔ دنیا میں سب سے چھوٹا سکہ 1740ء میں نیپال نے جاری کیا جو صرف 2x2 ملی میٹر کا تھا۔

سب سے بڑا سکہ

اکتوبر 2004ء میں ویانا (آسٹریا) میں دنیا کے سب سے بڑے طلائی سکے کی نمائش کی گئی یہ سکہ 31 کلوگرام وزنی ہے اور اس کی مالیت تقریباً ساڑھے تین لاکھ یورو ہے تاہم اس سکے پر اس کی ظاہری قدر (Face Value) ایک لاکھ یورو کندہ کی گئی۔ سکے کے ایک رخ پر ویانا کے فل ہارمونک آرکسٹرا کے مشہور ہال کی شبیہ ہے جبکہ دوسری جانب آلات موسیقی کی تصاویر ہیں۔ آسٹریا کی ٹکسال نے 24 قیراط سونے کے اس قسم کے صرف 15 سکے تیار کئے جن کا قطر 14.5 انچ ہے۔

جون 2004ء میں یونان کا ایک قدیم اور انتہائی قیمتی سکہ پہلی مرتبہ نمائش کے لئے رکھا گیا۔ اس سکے کے بارے میں یونانی ماہرین آثار قدیمہ اور منتظمین نمائش نے بتایا کہ یہ تقریباً 476 سے 461 قبل مسیح کے دور کا ہے اور یہ یونان کی اس دور کی کرنسی کا بنیادی یونٹ تھا۔ اس سکے کی مالیت کا تخمینہ 30 لاکھ امریکی ڈالر لگایا گیا۔ یہ تقریباً 100 سال پہلے دریافت ہوا تھا اور اس وقت رائل لائبریری (بیلجیئم) میں محفوظ ہے۔

سب سے مہنگا سکہ

اکتوبر 2004ء میں 12 سو سال قدیم اینگلوسیکسن دور کا ایک پینی (Penny) کا طلائی سکہ لندن کے ایک نیلام گھر میں 4 لاکھ 9 ہزار ڈالر میں فروخت ہوا۔ اس طرح پینی (انگریزی پیسہ) کے اس سکے نے سب سے مہنگے برطانوی سکے کا ریکارڈ قائم کیا۔ اسے سکے جمع کرنے کے شوقین ایک امریکی ایلن ڈیوڈسن نے خریدا۔

یہ سکہ 2001ء میں ایک کھوجی کو لندن میں شمال میں واقع بیڈفورڈ شائر سے گزرنے والے دریائے ایول کے قریب ملا تھا۔ یہ واحد سکہ ہے جس پر مرسیا کے بادشاہ کوین ولف کا نام کندہ ہے جس نے جنوبی انگلستان کے ایک حصے پر 796ء سے 821ء تک حکومت کی تھی۔

پاکستان میں سب سے زیادہ مالیت کا سکہ تین ہزار روپے والا 1976ء میں جاری کیا گیا۔ خالص سونے کا یہ سکہ 33 گرام وزنی اور سائز 34 ملی میٹر تھا۔ یہ رائل منٹ لندن میں تیار ہوا۔ یہ سکہ 902 کی تعداد میں تیار کیا گیا۔ اس کے علاوہ 1977ء میں اسلامی سربراہی کانفرنس لاہور کی تیسری سالگرہ پر ایک ہزار روپے مالیت کا سکہ جاری ہوا۔ 9 گرام وزنی اس سکے کا سائز 25 ملی میٹر تھا اور اسے وینزویلا کی منٹ سے تیار کرایا گیا۔ یہ سکہ بھی سونے کا تھا۔

(نوائے وقت میگزین 8/اپریل 2007ء)

اپنے قیمتی خون کا عطیہ دینے کیلئے فون نمبر 047-6215201 پر رابطہ کریں

نظریہ اضافت کا بانی۔مشہور سائنسدان

البرٹ آئن سٹائن (1879ء تا 1955ء)

وہ جرمنی میں ایک جرمن یہودی صنعت کار کے ہاں پیدا ہوا۔ اس کے بچپن میں اس کے غیر معمولی مستقبل کے کوئی آثار نظر نہیں آتے تھے۔ وہ کم آمیز تھا اور اس کے ہم عمر اس کو اپنے کھیلوں میں شامل نہیں کرتے تھے۔ وہ پڑھائی میں بھی اچھا نہیں تھا۔ اس کو زبانوں اور بیشتر مضامین کا پڑھنا بالکل پسند نہیں تھا اور سبق تیار کرنا بہت شاق تھا۔ اس کو حفظ کرانے اور خوش خوانی کے ان باقاعدہ اور منظّم طریقوں سے بھی نفرت تھی جو اس زمانے کے جرمن سکولوں میں رائج تھے۔

آئن سٹائن کو نظریہ اضافیات کی تحریک ایک تجربے سے ہوئی جو دو امریکی سائنسدانوں مائکلسن اور مارلے نے سرانجام دیا تھا۔ ان دونوں کا خیال تھا کہ جب روشنی کی شعاع سورج کے گرد زمینی گردش کے ساتھ سفر کرتی ہے تو اس کی رفتار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جبکہ مداری سمت کے زاویہ قائمہ پر سفر کرتے وقت اس کی رفتار مقابلتًا کم ہوتی ہے۔ یہ دونوں سائنسدان اس رفتار کی پیمائش کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔ ان کا استدلال یہ تھا کہ زمینی گردش کے ساتھ چلنے والی شعاع کی رفتار بالکل اسی طرح زیادہ ہوگی جیسا کہ بہتے پانی کے رخ پر تیرنے والا پیراک زیادہ تیزی سے تیرتا ہے۔ بہرصورت دونوں سمتوں میں چلنے والی روشنی کی رفتار ایک ہی پیمائش سے نکل رہی تھی جس سے دونوں سائنسدانوں کو خیال پیدا ہوا کہ ان کا تجربہ ناکام رہا۔

آئن سٹائن نے اس تجربے پر غور وفکر کر کے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ دونوں ناکام نہیں رہے تھے۔ روشنی کی رفتار ایک ایسی مقدار ہے جو ہمیشہ یکساں رہتی ہے۔ باقی تمام چیزیں اضافی ہیں۔ چھوٹے سے چھوٹے الیکٹرونز سے لے کر جن پر کہ ٹھوس مادے مشتمل ہیں سیاروں اور ستاروں تک زمین اور کائنات کی ہر چیز حرکت میں ہے۔ جہاں تک ان تمام اشیاء کا تعلق ہے جو ہمارے دائرہ علم میں آتی ہیں، نظریہ اضافیت عمومی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ آئن سٹائن نے اضافیت کے اس تصور کا اطلاق سائنس کی دنیا میں اشیاء کے باہمی روابط و تعلقات پر کیا۔ ریل کے پھاٹک پر کھڑے ہوئے آدمی کو ریل گاڑی ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑتی نظر آتی ہے۔ اگر وہی آدمی چاند پر کھڑا ہو کر دوربین سے زمین اور اسی ریل گاڑی کو دیکھے تو ریل گاڑی کی رفتار بہت ہی سست معلوم ہوگی۔ کیونکہ چاند اور زمین کی گردش کی تقابلی رفتار کے سامنے ریل گاڑی کی ساٹھ میل فی گھنٹہ کچھ بھی نہیں ہے۔

اپنے پہلے مقالے کے کوئی دس سال بعد اضافیت کے مختلف پہلوؤں پر دوسری اشاعت میں آئن سٹائن نے کشش ثقل کا ایک نیا تصور پیش کیا۔ یہ پُراسرار قوت اس کے دل و دماغ پر بچپن سے چھائی ہوئی تھی جب اس کو اپنے باپ کا قطب نما بہت پسند آگیا تھا اور اس کے چچا نے قطب نما کے بارے میں جو وضاحتیں کی تھیں انہوں نے اس کا دل موہ لیا تھا۔ آئن سٹائن نے کہا کہ نیوٹن کے قول کے برعکس کشش ثقل کوئی قائم بالذات قوت نہیں ہے جو چیزوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے بلکہ ہر انبار میں اس کی کمیت کے تناسب سے کشش پائی جاتی ہے۔ کائنات کے خم اور اجرام فلکی کے مدار میں تغیر کا باعث بھی یہی کشش ہے۔ اس نظریے سے اس نے تصور اخذ کیا کہ دو نقاط کا کم سے کم درمیانی فاصلہ خط مستقیم نہیں بلکہ خط خمیدہ ہے۔

اپنی باقی ماندہ زندگی آئن سٹائن نے اپنے اضافیت اور توانائی کے نظریات کی وضاحت کے لئے وقف کر دی۔ اس نے ضیابرقی اثر کا قانون بھی دریافت کیا جو بعد میں جدید الیکٹرونیات کی بنیاد بنا۔ 1921ء میں اس کو طبیعات کا نوبل پرائز ملا۔

البرٹ آئن سٹائن ذاتی طور پر شرمیلا لڑکا تھا جس کو قواعد وضوابط، فوجیوں اور ظلم و جور سے نفرت تھی۔ اس کو دھن دولت مال ومتاع کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی اور اس کی پسند ناپسند اور خواہشات انتہائی سادہ تھیں؟ تیس برس کی عمر میں وہ عالمگیر شہرت کا مالک تھا۔ اخبارات و رسائل اس کے سامنے مقالوں کے لئے گڑگڑاتے رہتے تھے۔ باثر شاہی خانوادوں کے افراد اس سے ملنے کی فکر میں رہتے تھے۔

سونے کے ساتھ چاندی میں بے شمار ورائٹی
منور جیولرز
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
میاں منور احمد قمر
047-6211883-0321-7709883

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

مہاراجہ رنجیت سنگھ

رنجیت سنگھ سکھوں کی تاریخ کا پہلا حکمران تھا، وہ 13 نومبر 1780ء کو گوجرانوالہ میں پیدا ہوا اس کا والد مہان سنگھ چھوٹی سی ''مثل'' کا سردار تھا، ان دنوں پنجاب میں جاگیریں اور چھوٹی سرداریاں مثل کہلاتی تھیں، رنجیت سنگھ بارہ سال کی عمر میں اپنی مثل کا سردار بن گیا، وہ ایک مہم جو انسان تھا، وہ آگے بڑھنا چاہتا تھا، اس وقت لاہور پر تین سکھ سردار قابض تھے، رنجیت سنگھ نے سکھ سرداروں کو مار بھگایا اور لاہور پر قابض ہو گیا، اس وقت اس کی عمر صرف 19 برس تھی، 1802ء میں اس نے امرتسر پر بھی قبضہ کر لیا، 1806ء میں اس کا انگریزوں کے ساتھ پہلا معاہدہ ہوا جس کے بعد وہ وسطی، جنوبی اور شمالی پنجاب کی طرف متوجہ ہو گیا اور اس نے چند ہی برسوں میں ملتان سے سرینگر تک پورے پنجاب کو اپنی سلطنت کا حصہ بنا لیا، 1809ء میں انگریزوں نے اسے دریائے ستلج کے پار پنجاب کا حکمران مان لیا اور وہ پنجاب کا پہلا سکھ حکمران بن گیا۔

1831ء کا سال راجہ رنجیت سنگھ اور سکھ سرکار کی زندگی میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے، اس سال اکتوبر میں رنجیت سنگھ کی ہندوستان کے انگریز گورنر جنرل ولیم بینٹک سے ملاقات ہوئی، رنجیت سنگھ انگریزوں کا کروفر اور شان وشوکت دیکھ کر حیران رہ گیا، وہ بنیادی طور پر دہقان زادہ تھا اور اس نے کبھی سکول کا منہ نہیں دیکھا تھا۔ لہٰذا جب وہ گورنر جنرل ہاؤس میں داخل ہوا تو وہ انگریز کی شان وشوکت سے مرعوب ہو گیا اور اس نے انگریز کی طرح تاریخ کی پہلی سکھ فوج بنانے کا فیصلہ کیا، اس نے چند ریٹائر انگریز افسر ملازم رکھے اور انہیں ایک منظّم فوج بنانے کی ذمہ داری سونپ دی، لاہور میں آج جس جگہ انجینئرنگ یونیورسٹی ہے وہاں اس زمانے میں ایک چھوٹا سا گاؤں ''بدھو کا آوا'' ہوتا تھا، رنجیت سنگھ نے یہ گاؤں فوج کے حوالے کر دیا، فوج نے اس جگہ پہلی چھاؤنی بنائی، رنجیت سنگھ نے شروع میں چار ہزار سکھ سپاہی بھرتی کئے، انگریز انسٹرکٹروں نے انہیں ٹریننگ دی اور اس کے بعد فوج میں اضافہ ہونے لگا، 1839ء میں جب رنجیت سنگھ کا انتقال ہوا تو سکھ فوج کی تعداد چالیس ہزار تک پہنچ چکی تھی اور اس کا ماہانہ خرچ چار لاکھ روپے تھا جبکہ اس کے پاس ایک لاکھ گھوڑے اور ایک ہلکا توپ خانہ بھی تھا۔ رنجیت سنگھ جب فوج تشکیل دے رہا تھا تو اس وقت تک اس کی سلطنت مضبوط ہو چکی تھی اور اسے کار سرکار چلانے کے لئے سول سروس یا بیوروکریسی کی ضرورت پیش آ رہی تھی، وہ ایک ان پڑھ اور نیم متمدن انسان تھا لہٰذا اس نے سول بیوروکریسی کا کام بھی فوج سے لینے کا فیصلہ کیا، اس نے مالیے کی وصولی، پولیس، لاء اینڈ آرڈر، پہرے داری، سفارت کاری حتیٰ کہ گردواروں کی حفاظت تک فوج کے حوالے کر دی، یہ رنجیت سنگھ کا وہ فیصلہ تھا جو آنے والے دنوں میں سکھ حکومت کے زوال کی وجہ بنا، رنجیت سنگھ کے دور ہی میں فوج کے اثر و رسوخ میں اضافہ ہونے لگا تھا لیکن وہ ایک مضبوط اعصاب کا سمجھدار انسان تھا چنانچہ اس کی زندگی میں سکھ فوج اس کی تابعدار اور فرمانبردار رہی لیکن 27 جون 1839ء کو جونہی اس کا انتقال ہوا سکھ فوج شاہی تخت پر حاوی ہو گئی اور اس نے پنجاب کی سیاست اپنے ہاتھ میں لے لی۔

خبریں

انتخابات 9 جنوری سے پہلے ہوں گے

صدر جنرل مشرف نے 15 نومبر کو قومی اور 20 نومبر کو تمام صوبائی اسمبلیاں تحلیل اور 9 جنوری سے پہلے عام انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا ہے اور کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف فوج کو متحرک کرنے اور جمہوریت کو پٹڑی پر رکھنے اور شفاف الیکشن کرانے کیلئے ایمرجنسی کا نفاذ ناگزیر تھا۔ جس کے بعد اب سوات میں فوج موجود ہے۔ قوم، حکومتی اداروں اور عوام نے یکجہتی نہ دکھائی تو دہشت گردی ختم نہیں کر سکیں گے ایمرجنسی کے خاتمے کی حتمی تاریخ نہیں دی جا سکتی۔ قومی اور صوبائی الیکشن ایک ہی روز ہوں گے صدر کا حلف انتخابات کا نوٹیفکیشن آنے پر اٹھاؤں گا۔ انہوں نے مزید کہا مسئلہ کی جڑ عدلیہ میں تھی اس لئے درستگی ضروری تھی۔ صدارتی انتخاب میں 57 فیصد ووٹ حاصل کئے۔ عدلیہ نے نوٹیفکیشن روک کر مقنّنہ پر بالادستی قائم کرنے کی کوشش کی۔ شفاف الیکشن کیلئے ایمرجنسی قائم رہے گی۔ تمام اقدامات آئین کے مطابق اور مکمل مشاورت کے بعد اٹھائے۔ اپوزیشن راہنما انارکی نہ پھیلائیں تو انہیں رہا کر دیا جائے گا۔

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-5594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے با اعتماد ادارہ
فاروق اسٹیٹ
3۔ای مین مارکیٹ گلبرگ ٹو۔لاہور
UAN=111-30-31-32
طالب دعا: عمر فاروق ایم بی اے (یو ایس اے)

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی برمدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔
(پیکنگ 25ML قیمت /150 روپے 120ML قیمت /-600 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399,6005666
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,6005622

ربوہ میں طلوع وغروب 13۔نومبر

طلوع فجر	5:08
طلوع آفتاب	6:32
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:12

KOH I NOOR STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@gmail.com
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali

Sarmad Jewellers
different.like you...
Rizwan Aslan
0321-9463065
www.sarmadjewellers.com
Main Branch shop#4, Umer Market, Zaildar Road, Ichra, Lahore.
Ichra Branch Shop#231, Madina Bazar, Ichra Lahore
Tel:+92-42-7595943
Tel:+92-42-7523145
contact@sarmadjewellers.com
Fax:+92-42-7567952

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون: 0425301549-50-042-8490083
042-5418406-7448406
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی

صدیق اینڈ سنز
اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئٹر ہاوز پائپ بنانے والے۔
علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
اعتماد کا نام
سینگی آٹو ربڑ پارٹس مین جی ٹی روڈ چونا ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: نصیر الدین ہمایوں 0321-4454434
فون نمبرز: 042-7963207-7963531

CPL-29FD

BCS Bilal Consultancy Services
آسٹریلیا اور آئرلینڈ میں اعلیٰ تعلیم کے بعد مستقل سکونت اختیار کریں
Study and Stay in
Austraila, Ireland, U.K, Malta, check republic
- Visa without interview.
- Tuition fee and consultancy fee after visa
- No Visa No Consultancy Fee
- No IELTS No TOEFL only for Malta
Contact: Mr. Azhar Bilal Ch
PH: 047-6005578, 03224347064
آفس طاہر مارکیٹ بالمقابل احمد مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: محمود احمد ورک
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 047-6214228 رہائش: 6215751

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

دلہن جیولرز
Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

مکان برائے فروخت
نیا تعمیر شدہ پانچ مرلہ کا ڈبل سٹوری مکان۔ مکمل رہائش اور دیگر سہولیات پر مشتمل، بہترین لوکیشن نزد ساہیوال روڈ واقع ہے۔
پراپرٹی ایجنٹس سے معذرت کے ساتھ
رابطہ فون نمبر: 03336714450

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
فی ڈبی 50 روپے
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

خوشخبری
عثمان الیکٹرونکس
انسٹا گیس واٹر ہیٹر دستیاب ہے
Dawlance, Haier, Sabro, LG Mitsubishi, Orient & Super Asia
اب مکمل ڈش ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ
اس کے علاوہ: فریج فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، گیزر مائیکروویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس دستیاب ہیں۔
سونی ٹی وی پر اسپیشل ڈسکاؤنٹ محدود مدت کیلئے
7231680
7231681
7223204
طالب دعا: انعام اللہ
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

سپر دھماکہ آفر
اب صرف =/4200 روپے میں مکمل ڈش لگوائیں Neosat ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ
سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے
اس کے علاوہ: فریج، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، روم کولر، گیزر، مائیکروویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس کی اشیاء بازار سے بارعایت حاصل کریں۔
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

سپیشل شادی پیکج صرف 42,000 میں حاصل کریں
پاکستان الیکٹرونکس
گرمی کا توڑ سپلٹ اے سی، اب تمام کمپنیوں کے سپلٹ A/C کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔
علاوہ ازیں فریج فریزر، واشنگ مشین کلر T,V پلازمہ T.V، LCd مائیکروویو اوون، گیزر، الیکٹرک واٹر کولر نہایت ہی کم قیمت پر حاصل کریں۔ A/C سروس کروائیں۔ صرف 200/- روپے میں اور بجلی کا بل بچائیں 20%
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (سابقہ جنرل سیلز مینیجر PEL)
042-5124127,042-5118557 Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

اسٹیٹ ہاؤس
PCSIR STAFF کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
لاہور ربوہ کراچی میں پراپرٹی کی خرید وفروخت کیلئے
ربوہ 0333-6713217
کراچی 0333-2113809
لاہور 042-5122261-0333-4615339

گارڈر سریا، ٹی آئرن، پلاسٹک رنگ وروغن، دروازے
چوہدری آئرن سٹور
بیرون غلہ منڈی۔ سرگودھا: 0483713984
طالب دعا: محمود احمد: 0300-9605517

البشیر۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
ربوہ 6214510
شوروم پتو کی فون 0300-4146148, 049-4423173

نئی پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون: 5162622 5170255
555A مولانا شوکت علی روڈ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن۔ لاہور

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز، بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد فون: 2632606-2642605

Admissions Open for Ireland & UK
Admission has been opened for January / February 08. According to new policy no interviews for Ireland/UK & get two years work permit after study.
آئرلینڈ اور یوکے کیلئے داخلے جاری ہیں
آئرلینڈ، یوکے میں جنوری فروری 2008ء کیلئے داخلہ جات شروع ہو چکے ہیں۔ نئی پالیسی کے مطابق اب ویزا بغیر انٹرویو کے ہوگا اور تعلیم کے بعد دو سال کا ورک پرمٹ بھی ملے گا۔ دوسرے شہروں کے طالب علم اپنے کاغذات بذریعہ ڈاک بھیج سکتے ہیں۔
Education Concern ®
Farrukh Luqman: Cell # 0301-4411770
67-C, Faisal Town, Lahore.
Office:- 042-5177124 / 5162310
Fax:042-5164619
info@educationconcern.com
www.educationconcern.com